"جب مسیحیت برصغیر پاک وہند میں آئی تو زیادہ لوگوں نے اسے گلے لگایا اور یہ نہ صرف ہندوؤں کے لیے خطرہ بنتی جارہی تھی بلکہ مسلمانوں نے بھی اسے اپنے لیے خطرہ محسوس کیا اور پھر اسی خطرہ کو پاکستان بننے کے بعد اسلامی ریاست میں اور بھی زیادہ محسوس کیا جانے لگا- یہ خطرہ تین پہلوؤں سے محسوس کیا جاتا ہے- پہلے یہ کہ مسیحی دن بدن تعداد میں بڑھتے جارہے ہیں- دوسرے یہ کہ کہیں مسلمان بھی [مسیحی] بننا نہ شروع ہوجائیں اور تیسرے یہ کہ مسیحی اپنی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے زیادہ مضبوط ہوجائیں گے اور اس طرح وہ اپنے حقوق کا مطالبہ شروع کردیں گے-" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور- 16 تا 31 اکتوبر 1991ء)

## پنجاب کی مسیحی آبادی کے سماجی رتبے کے لیے کیا لفظ استعمال کیا جائے؟

پندرہ روزہ کاتھولک نقیب (لاہور) میں "پاکستان میں مسیحی تشخص کی جدوجہد" کے عنوان سے ایک مضمون بالاقساط شائع ہورہا ہے- اس کے چند اقتباسات "عالم اسلام اور عیسائیت" میں درج کیے جاچکے ہیں- مضمون کی ایک قسط میں یہ لکھا گیا تھا کہ پنجاب میں مشن انیسویں صدی کی دوسری دہائی میں سیالکوٹ میں شروع ہوا- بہت سے چوہڑوں اور دوسرے نیچ قسم کے طبقوں نے مسیحیت اختیار کی- نیز

"چوہڑے لوگ نہ صرف کم ذات لوگ خیال کیے جاتے تھے بلکہ یہ روایتی ہندوستانی ذات سسٹم میں اچھوت لوگ بھی سمجھے جاتے تھے- یہ ہمیشہ دیہاتوں سے باہر کے علاقوں میں رہتے تھے- یہ پلید لوگ خیال کیے جاتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کو معاشرے میں گندے کاموں کی وجہ سے حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا...." (کاتھولک نقیب، لاہور- یکم تا 15 اکتوبر 1991ء)

پنجاب میں مسیحی آبادی کی سماجی سطح کے اظہار کے لیے مضمون نگار نے جو مروّجہ اصطلاح استعمال کی، یہ "کاتھولک نقیب" کے بعض قارئین کو پسند نہ آئی اور انہوں نے ایڈیٹر کے نام خط میں اپنے نقطۂ نظر کا اظہار یوں کیا ہے کہ یکم تا 15 اکتوبر کی اشاعت کے

"صفحہ 15 پر بار بار تیرہ دفعہ ایک ہی نامناسب لفظ چوہڑا یا چوہڑوں کی رٹ لگائی گئی ہے جو مسیحیوں کے لیے بہت عرصہ پیشتر سے متروک ہوچکا ہے۔ مگر پھر بھی بار بار دہرایا گیا ہے... ایسا گھٹیا لفظ استعمال کر کے پنجابی مسیحیوں کی خوب پگڑی اچھالی گئی ہے۔ نیز اس پر طرّہ یہ کہ ان کی اقسام اور کام کاج کے سلسلہ کو بھی ظاہر کیا گیا ہے جن کی چنداں ضرورت نہ تھی....

....آج تک کسی بھی تاریخ دان یا ادیب یا شاعر نے اپنی تحریر میں ایسا ناپسندیدہ متروک لفظ استعمال نہیں کیا۔ (ملاحظہ کیجیے: مریم صدیقہ کیپوچن برادری کے جشن کا سووینئر صد سالہ 1889-1989ء اور کیپوچن برادری کا خصوصی صد سالہ جوبلی نمبر۔) جن میں سب اصحاب نے ان کے لیے لفظ غریب، پسماندہ یا ادنیٰ طبقے کے لوگ استعمال کیا ہے..." (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور۔ یکم تا 15 نومبر 1991ء، ص 20)

## مسیحی سیاسی جماعتیں: ایک مسیحی کی نظر میں

"پاکستان میں مسیحی تشخص کی جدوجہد" کی حالیہ قسط میں سیاسی جماعتوں کے حوالے سے مضمون نگار جناب جوزف ارشد نے یہ تبصرہ کیا ہے:

"مسیحی [اسمبلیوں کے انتخابات کے ساتھ] ضلع کونسل شپ کے انتخابات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں بھی حصہ لیتے ہیں لیکن پھر بھی حقیقی معنوں میں مسیحیوں کی زندگی میں سیاسی میدان میں کوئی بھی نمایاں شناخت کا حامل نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیاسی زندگی میں مسیحی مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں مسیحیوں کو سیاسی میدان میں کبھی بھی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ ابھی تک یہاں کوئی جانی پہچانی سیاسی پارٹیاں نہیں اور اگر ہیں بھی تو وہ برادری کی سطح پر ہیں۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب، لاہور۔ یکم تا 15 نومبر 1991ء)